OPEN ACCESS
Al-Qālam القلم
P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 28, Issue, 1, 2023
http://alqalamjournalpu.com/

مشینی ذبیحہ کا تحلیلی و تنقیدی جائزہ فقہاء کی آراء کی روشنی میں

A Critical and Analytical Study Of "Machine Slaughter" On the Basis of Islamic Jurisprudent's Viewpoints

Dr Mussarat Malik
Senior Lecturer University of Wah Cantt, Pakistan
Muhammad Shoaib
Mphil Islamic Studies & Computer Technology, Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi, Karachi, Pakistan

Abstract

KEYWORDS:

Quran, Hadith, Fiqh, Halal and Haram.

Date of Publication: 30-06-2023

The term "Halal food" is used very broadly in recent times. Only chicken or beef is not meant when we say Halal food. It has become broader and includes everything from services to drinks, pharmaceuticals and perfumes. Even rice, water, poultry feed, leather and textile products also fall in this category. All these things are manufactured in the light of Islam and any unlawful element is avoided during the process. Islam provides clear guidelines for Halal food. Whatever is obtained according to sharia will be considered halal. Islam emphasizes upon halal consumption as it has strong effects upon our character. Islam forbids from eating haram to save us from its negative effects. So, as we are encouraged to eat halal in the same way we are commanded to avoid it. If we analyze Islamic rules pertain to our individual and collective life, we can summarize them in two words: Halal and Halal. So, Islam has given particular guidelines for food, medicine and cosmetics. What are the rulings in Quran and Sunnah regarding animal slaughtered through machines? When we talk about food it relates to our individual and family life. Allah is pure and accepts only pure. We do what we are commanded and we refrain from which we are prohibited. As for slaughter through machine is concerned, it is not allowed in any case. It is clearly against Islamic teachings. It is obligatory to recite Tasmiya at the time of slaughter which is missing in machine slaughter. As it is not possible for a man to slaughter all animals with a single tasmiya. This article describes the entire procedure of slaughter. All the possible situations are discussed here.

تمہید:

شریعت اسلامیہ نے اکل حلال کی نہ صرف ترغیب دلائی ہے بلکہ عدم اہتمام کی صورت میں سخت وعید بھی سنائی ہے ۔ اسی بنا پر انسانوں کو رب تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ مختلف طبقوں میں اکل حلال کا حکم دیا چنانچہ حلال وحرام کا تعلق صرف کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے سے نہیں، بلکہ یہ ایک قدر اور معیار کا نام ہے اور عالمگیر پیغام ہے جو ہر شعبہ میں اپنا احیاء چاہتا ہے۔ اسلام اگر زمان ومکان کی قید سے بے نیاز اور رنگ ونسل کی تحدید سے بالاتر ہے تو اس کا تصورِ حلال وحرام صرف صارف یا صانع تک یا محض کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے تک یا کسی خاص شعبہ تک کیسے محدود ہو سکتا ہے؟ کسی بھی چیز کی اہمیت کا اندازہ اس کے مقصد اس کے کرنے کے فوائد اور نہ کرنے کے نقصانات سے لگایا جاسکتا ہے، انتہائی پریشان کن بات ہے کہ بلادِ اسلامیہ میں بالعموم اور عرب ممالک میں بالخصوص گوشت اور مذبوحہ جانور جو بیرون ملک سے در آمد کئے جاتے ہیں ان کا اکثر حصہ بلادِ کفر اور کمیونسٹ ممالک سے منگوایا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آج کل جو گوشت باہر ممالک سے درآمد کیا جارہا ہے اس کی کیا صورتیں ہیں۔ ان کے ذبح کی کیا صورتیں ہیں جو باہر ممالک کے لوگوں میں رائج ہیں ۔ ظاہر ہے باہر ملک میں رہنے والا کافر اسلامی اصولوں کی اتباع کیوں کرے گا؟ اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں جانوروں کو ذبح کرنے کے جو غیر اسلامی طریقے وہ چند طریقے درج ذیل ہیں۔(1) مشینی ذبیحہ،(2) سر پٹخنا(3) جھٹکا(4) گردن مروڑنا.

اگر بات کی جائے مشینی ذبیحے کی علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کی تحقیق کی بنیاد اس پر ہے کہ جب ایک مسلمان یا کتابی نے بسم اللہ پڑھ کر بٹن دبادیا جس سے مشین چلنے لگتی ہے تو گویا بٹن دبانے والے نے اس کو ذبح کیا۔ جب کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ کیا جانور شرعی ضابطے کے تحت ذبح ہوا ہے جو شریعت نے مقرر کیا؟ یقینا نہیں کیونکہ مشینی ذبیحہ میں اس چیز کی احتیاط نہیں کی جاتی اور اگر کرلی بھی جائے تو کیا جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کے عمل کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟ یقینا یہ ایک قابل تحقیق بحث ہے جس کو سمجھنا ضروری ہے۔

حلال کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

حلال کے لغوی اور اصطلاحی تعریف حلال عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں جائز ہونا یعنی جس کی اجازت دی گئی ہو اور اصطلاح میں وہ چیزیں جن کی شارع یعنی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ حلال کہلاتی ہیں [1]

فقہائے کرام کے نزدیک حلال کی تعریف

"الحلال في الشرح ماابا‌حه الكتاب والسنة اى ما اباح الله وضدة الحرام [2]

شریعت میں حلال وہ ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا ہے۔ یعنی اس کا حلال ہونا اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ثابت ہے اس کی ضد حرام ہے۔

اشیاء کے جائز و ناجائز (حلت و حرمت) کا دارومدار قرآن و سنت پر ہے زندگی کے کسی بھی شعبے کے متعلق اسلامی احکام کی بنا قرآن و سنت ہی ہے چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں قیامت تک آنے والے تمام انسانیت کی رہنمائی کے لیے ایک پیغام ہے، دیگر شعبوں کی طرح کھانے، پینے اور لباس کے سلسلے میں حلال و حرام اشیاء سے متعلق بھی قرآن و سنت کا اسلوب یہ رہا ہے کہ چند اہم اور بنیادی امور سے متعلق جزئی احکامات بیان کرکے دیگر اکثر اشیاء سے متعلق ایسے عام اور کلی قواعد دے دیئے گئے ہیں جو اپنی جامعیت اور لچک کی وجہ سے ہر زمانے میں تر و تازہ رہتے ہیں اور مسلسل ایک زندہ و جاوید قانون کے طور پر بے شمار جزئیات سے متعلق رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

سورہ مائدہ میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

﴿اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُه مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ [3]

ترجمہ: حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

مذکورہ قرآنی محرمات، تفسیر، اور شرعی احکام

حرمت میتۃ یعنی مردار کی حرمت: زمانہ جاہلیت میں عرب مردار کو کھایا کرتے تھے جب دین اسلام کا ظہور ہوا تو دین اسلام نے بری (خشکی) جانوروں کی حلت کے لیے ذبح کو شرط قرار دے کر مردار کو حرام فرادیا چنانچہ مردار کی حرمت میں قرآن پاک کی ایسی کئی آیتیں بیان ہوئیں ہیں۔ مشرکین مکہ مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کرتے یہ ایسے جانور تو نہیں کھاتے جسے اللہ مار دیتا ہے اور جسے یہ خود مار دیں (ذبح کریں)۔ اس کو کھالیتے ہیں ہیں رب تعالیٰ نے ان کے جواب یہ آیت نازل فرمائی سورہ انعام کی۔

وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّه لَفِسْقٌ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ [4]

ترجمہ:-اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو۔

مشرکین کا یہ اعتراض طلب حق کے بجائے بغض وعناد پر مشتمل تھا اس لیے قرآن پاک میں ان کو جواب دیا گیا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مردار جانور کی حرمت میں بہت سی حکمتیں ہیں جو علمائے اسلام نے ذکر فرمائی ہیں چند حکمتیں ملاحظہ ہوں۔

تعریف اور مصداق

میتۃ سے مراد وہ جانور یا پرندہ ہے جس کے حلال ہونے کے لیے شرعاً ذبح ضروری ہو اور وہ انسانی عمل جیسے ذبح یا شکار کے بغیر طبعی طور پر مر جائے، یہ لفظ اس جانور کو بھی شامل ہے جس کو چوٹ لگا کر مارا ہو یا غیر شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو۔ احناف رحمتہ اللہ علیہم کے نزدیک یہ لفظ اس مچھلی کو بھی شامل ہے جو طبعی موت مر کر سمندر کی سطح پر آگئی ہو چنانچہ ایسی مچھلی بھی احناف کے ہاں حلال نہیں اور ذبح کیے گئے جانور کے پیٹ سے جو مردہ بچہ نکلے وہ بھی حضرات احناف کے نزدیک حلال نہیں۔

حرمت میتۃ کی حکمتیں

(۱)۔مراد کی حرمت میں بنیادی حکمت یہ ہے کہ ایسے جانوروں کا گوشت کھانا انسانوں کی صحت کے لیے کافی حد تک نقصان دہ ہوتا ہے کیونکہ جو جانور اپنی موت (طبعی موت) مرتا ہے وہ یا تو شدید بیماری یا کمزوری کی وجہ سے مرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے گوشت میں مضر جراثیم داخل ہو جاتے ہیں اور اگر بالفرض ایسا نہ بھی ہو یعنی اگر کوئی جانور حادثاتی طور پر مرے تو تب بھی اس کو شرعی طریقے سے ذبح نہیں کیا ہوتا تو اس کی رگوں اور گوشت میں خون جم کر فاسد ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا گوشت انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو جاتا ہے۔ موجودہ سائنس سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ جانداروں کی رگوں میں دوڑنے والا خون انتہائی نقصان دہ جراثیم پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ قدیم اطباء اور علماء نے یہ بات لکھی ہے جیسا کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ حرمت میتۃ کی ہی حکمت ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

واعلم ان تحريم الميتة موافق لما فى العقول ، لان الدم جوهر لطيف جدا، فاذا مات الحيوان حتف انفه احتبس الدم فى عروقه وتعفن وفسد وحصل من اكله مضار عظمية [5]

(۲)مردار کی حرمت میں اس طرح بھی دیگر جانوروں کی مصلحت ہے کہ جب انسان ایسے جانور کو نہیں کھاتے تو جانوروں اور پرندوں کو اسے کھانے اور اس سے اپنی غذائی ضرورت پوری کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

(۳)مردار کو حرام قرار دینے میں جانوروں کی مصلحت کی بھی رعایت ہے کہ جب انسان یہ جانتاہے مردار ہونے سے اس کا جانور ضائع یا حرام ہو جائے گا تو وہ اپنے جانوروں کو بیمار یا کمزور نہیں ہونے دیتا۔

(۴)انسانوں کے لیے نقصان دہ ہونے کے علاوہ مردار کی حرمت میں یہ بھی حکمت ہے کہ سلیم الطبع لوگ مردار کو کھانے میں گھن محسوس کرتے ہیں اور اسے کھانے کو عزت نفس کے خلاف اور اپنی توہین سمجھتے ہیں۔

حلت وحرمت میں عقل کو دخل نہیں یہ شارع کا منصب ہے

حلال وحرام کے حوالے سے قرآن پاک نے یہ بنیادی اصول بیان کر دیا کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کا حق صرف شارع کا ہے۔ اس منصب میں کسی اور کو دخل دینے کی ضرورت نہیں یہ زبردست یہود ونصاریٰ ومشرکین کا ردہے کیونکہ وہ اپنی مرضی سے چیزوں کو حلال وحرام قرار دیتے تھے جس کو چاہا حلال کر لیا جس کو چاہا حرام کر لیا۔ لہٰذا ایسی شرعی دلیل کے کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھنے کے مترادف ہے اسی وجہ سے قرآن پاک نے ان کو کئی جگہ بیان کیا۔ کیونکہ یہ حدود سے تجاوز ہے،

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ[6]

ترجمہ: اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہو گا

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ [7]

ترجمہ: تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں وہ اللہ جس نے آسمان وزمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا۔

سورہ یونس میں رب تعالی کا فرمان ہے،

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا-قُلْ □ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ [8]

ترجمہ: تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام وحلال ٹھہرالیا تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو،

اللہ رب العزت نے سورہ مائدہ میں فرمایا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا-اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ[9]

ترجمہ: اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو

بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

اصول اور اس کی وضاحت

جو اصول بیان کیا گیا کہ حلت و حرمت میں عقل کو دخل نہیں یہ دین اسلام کا سب سے بنیادی اصول ہے۔ اس کی رو سے حلال وہی ہے جس کو شریعت مطہرہ نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے جس کو شریعت مطہرہ نے حرام قرار دیا اور جس سے خاموشی اختیار کی وہ جائز ہے۔ یہ بات حد درجہ سے تجاوز ہے کہ کسی حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینا بغیر کسی شرعی دلیل کے یہ ایک بہت بڑی لعنت ہے جس کو قرآن پاک میں بیان کیا گیا۔

حدیث پاک میں ہے حضرت عدی سے مروی ہے جب میں اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَۚ-وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًاۚ-لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ-سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ [10]

ترجمہ: انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

میں نے عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یہود و نصاریٰ نے تو اپنی مذہبی پیشواؤں اور علماء کی عبادت نہیں کی تھی؟ جی ہاں لیکن ان کے علماء نے ان پر حلال کو حرام کی ااور ان کے لیے حرام کو حلال کیا تو ان عیسائیوں اور یہودیوں نے ان کا اتباع کیا پس یہی تو ان کی عبادت ہوئی"۔[11]

اس حدیث سے صراحت کے ساتھ یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا صرف اور صرف شارع کا منصب ہے کسی اور کو اس میں دخل نہیں لہٰذا مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور الزام تراشی میں ہر وہ آدمی شامل ہے وہ محض اپنی رائے اور خواہش سے اس چیز کو حلال کے لیے جس کو اللہ عزوجل نے حرام قرار دیا ہے یا ایسی چیز کو حرام کے لیے جس کو حلال قرار دیا گیا۔ [12]

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل فرمائی۔"بعض اوقات بندہ کہتاہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے کرنے کا حکم دیاہے اور اس سے منع کیاہے تو اللہ عزوجل اس کے جواب میں فرماتاہے "کذبت"یعنی تونے جھوٹ بولا۔اور بعض اوقات بندہ کہتاہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز حرام کی ہے اور یہ چیز حلال کی ہے تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں:"کذبت"تم نے جھوٹ بولا۔[13]

علماء اسلام کا عمل اور حلال و حرام

مذکورہ جو تفصیل ذکر کی گئی اس سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ صرف اپنی وہم اور تخیل سے کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا کسی کا منصب نہیں بلکہ یہ منصب شارع کا ہے۔کیونکہ کسی چیز کا حلال و حرام قرار دینا اس حساس دینی مسئلہ اس میں کافی حد تک احتیاط چاہے یہ خوف کتابوں تک محدود نہیں بلکہ جب ہم علماء کا طرز عمل دیکھتے ہیں تو بات واضح ہوجاتی ہے ان نفوس قدسیہ نے حلال و حرام کے حوالے سے حد درجہ احتیاط کو ملحوظ رکھا۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ علامہ اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا:

"ما سمعت ابراهيم قط يقول :حلال وحرام ، ولكن كان يقول :كانو يكرهون، وكانوا يستحبون، وقال ابن وهب : قال مالک :لم يكن من فتياالناس ان يقولوا:**هذا** حلال حرام، ولكن يقولوا اياكم كذا وكذا ولم اكن لا ضع هذا[14]

میں نے مشہور محدث وفقیہ حضرت ابراہیم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ فلاں چیز حلال ہے یا حرام بلکہ وہ ہمیشہ یہ کہتے تھے لوگ اس کو مکروہ کہتے تھے اور(پہلے)لوگ اس کو پسند کرتے تھے اور ابن وھب فرماتے ہیں امام مالک فرماتے ہیں کہ (پہلے)لوگ فتویٰ میں یوں نہیں کہتے تھے یہ چیز حلال ہے یہ حرام بلکہ یوں کہا کرتے تھے تم فلاں فلاں چیز سے بچو اور میں یہ کام نہیں کرتا۔

شریعت اسلامیہ نے اکل حلال کی نہ صرف ترغیب دلائی ہے بلکہ عدم اہتمام کی صورت میں سخت وعید بھی سنائی ہے۔اسی بنا پر انسانوں کو رب تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ مختلف طبقوں میں اکل حلال کا حکم دیا چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ-اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ؕ[15]

ترجمہ:اے پیغمبر و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔

اور مسلمانوں کو حکم دیا

یاَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَ اشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ[16]

ترجمہ: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو

اور بالعموم سب انسانوں کو حکم دیا

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ-اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ[17]

ترجمہ: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

انتہائی پریشان کن بات ہے کہ بلادِ اسلامیہ میں بالعموم اور عرب ممالک میں بالخصوص گوشت اور مذبوحہ جانور جو بیرون ملک سے درآمد کئے جاتے ہیں ان کا اکثر حصہ بلادِ کفر اور کمیونسٹ ممالک سے منگوایا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آج کل جو گوشت باہر ممالک سے درآمد کیا جارہا ہے اس کی کیا صورتیں ہیں۔ ان کے ذبح کی کیا صورتیں ہیں جو باہر ممالک کے لوگوں میں رائج ہیں۔ ظاہر ہے باہر ملک میں رہنے والا کافر اسلامی اصولوں کی اتباع کیوں کرے گا؟ اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں جانوروں کو ذبح کرنے کے جو غیر اسلامی طریقے وہ چند طریقے درج ذیل ہیں۔ (1) مشینی ذبیحہ، (2) سر پٹخنا (3) جھٹکا (4) گردن مروڑنا.

اگر بات کی جائے مشینی ذبیحے کی علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کی تحقیق کی بنیاد اس پر ہے کہ جب ایک مسلمان یا کتابی نے بسم اللہ پڑھ کر بٹن دبا دیا جس سے مشین چلنے لگتی ہے تو گویا بٹن دبانے والے نے اس کو ذبح کیا۔

ان حضرات نے غور نہیں کیا کہ بٹن دبانیوالا چھری نہیں چلا رہا، چھری بجلی کی قوت سے چل رہی ہے اگر بجلی نہ ہو اور یہ لاکھ بٹن دبائے مشین نہیں چلے گی جو اس بات کی دلیل ہے کہ ذبح کرنے والی شئے حقیقت میں بجلی ہے اور بٹن دبانے والے کا کام صرف یہ ہے کہ اس نے بٹن دبا کر بجلی کا تعلق مشین سے کر دیا۔

پھر دیکھا جائے یورپی ممالک کے بازاروں میں پیکٹوں میں جو گوشت بکتے ہیں اگر یہ گوشت بطریق شرعی ذبح شدہ جانور کے ہیں تو بھی وہ کمپنی سے بازار میں آتے آتے مدت دراز تک مسلمانوں کی نظر سے اوجھل رہا۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان غیر اسلامی ممالک نے اب طے کر لیا ہے کہ مسلمانوں کو مذہب سے بیگانہ بنا دیا جائے غلطی ہماری ہی ہے۔ مسلمان ممالک کے سربراہان ذہنی طور پر یورپ کے غلام بن چکے ہیں۔ یورپ میں مذہبی حلقوں کی پسپائی کسی سے چھپی نہیں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مادہ پرستوں کے سیاسی غلبے کے سائے میں جو برق رفتار ترقیاں

، تحقیقات و ایجادات ہوئیں اس نے اس عالم اور تہذیب کے پیمانوں کو الٹ دیا ہے کل کی شرافت آج حیوانیت ہو گئی کیوں حجاب کے خلاف اسلام فوبیا مغرب میں عروج پر پہنچا ہوا ہے آج کی عریانیت کو فیشن اور آرٹ کا نام دے دیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں سائنسی ترقی اور نئی نئی ایجانات ایسے مسائل پیدا ہو گئے ہیں اگر ان کا حل نہ نکالا جائے تو مذہب کے ماننے والے ذہنی تشکیک میں مبتلا ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس دور میں ہم ابھی رہ رہے ہیں یہ وہ دور ہے کہ گھنٹوں کے کام اب منٹوں اور سیکنڈوں میں ہو رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس دور کو "مشینی دور" کہا جاتا ہے۔

جناب مفتی نظام الدین رضوی اپنی کتاب مشینی ذبح کے حکم میں لکھتے ہیں۔ ''کویت کے متعدد تجارتی غذائی تنظیموں اور اداروں کے نمائندہ حضرات نے یورپ اور جنوبی امریکہ کے ان متعدد ممالک کا دورہ کیا جہاں سے کویت کا تعلق ذبح خانوں میں ذبح کے جو طریقے اور تفصیلات ان کے مشاہدہ میں آئیں ہیں وہ یہ ہیں۔''

1۔ یہ بات دیکھنے میں آئی جتنی چھری سے ذبح میں بیشتر اوقات ذبح کی جگہ کے علاوہ دوسری جگہوں مثلاً سر یا سینہ کو چھری سے کاٹ دیتی ہیں یا وہ رگیں نہیں کٹتی ہیں جن کا کاٹنا ضروری ہے۔ یا کبھی چونچ کے نچلے حصے کو کاٹتی ہیں اس وجہ سے یہ ہوتی ہے کہ پرندوں کے حجم اور وزن مختلف ہوتے ہیں ایسی غلطیوں کا تناسب 30 فیصد سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

2۔ مشینی چھری کے ذریعے ذبح کے سلسلے میں یہ بات مشاہدے میں آئی کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بجلی کا جھٹکا ضرور دیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں بسا اوقات ذبح سے پہلے ہی پرندے کی موت ہو جاتی ہے کیونکہ اپنی جگہوں سے ذبح خانہ تک منتقلی میں پرندے بے بس ہو چکے ہوتے ہیں پھر انہیں بجلی کے جھٹکے سے گزارا جاتا ہے۔

3۔ گائیوں کو ذبح کرنے سے پہلے الیکٹرک پستول کا استعمال کیا جاتا ہے اس کے نتیجے میں جانور کی کھوپڑی میں سوراخ ہو جاتا ہے اور اس کے اندر مغز کا ایک حصہ چور ہو جاتا ہے اور بغیر کسی فطری یا واضح حرکت کے وہ فوراً زمین پر گر جاتا ہے پھر چاقو سے اس کو ذبح کیا جاتا ہے ذبح کے بعد دیکھا گیا ہے بعض جانوروں میں کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں ہوتی اسی طرح اگر پستول مارنے کے بعد چاقو سے ذبح کرنے میں آدھے منٹ کی بھی تاخیر ہو جائے تو جانور مردہ ہو جاتا ہے۔[18]

مشینی ذبیحہ کے طریقہ کار

مشینی ذبیحہ تین طریقے سے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ ایک بیہوش ہونے کا طریقہ جس کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

دوسرا مشینی چھری سے کاٹنے کا عمل انجام دینے کا طریقہ ہے

اور تیسرا پر چھارنے اور اس کے بعد کے طریقے ہیں۔ یہ جانور کے ذبح کرنے کا طریقہ ہے۔

اسٹننگ کی تعریف

اسٹننگ یعنی جانور کو بیہوش کرنا پرندے یا جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بیہوش کرنا اسٹننگ کہلاتا ہے۔

اسٹننگ کی تاریخ

سیّد علی عابد شاہ اپنی کتاب "حلال و حرام کے شرعی احکام" میں لکھتے ہیں

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بیہوش کرنے کا طریقہ 1929ء میں انگلینڈ میں متعارف ہوا۔ پھر 1979ء سے یورپ میں لازم قرار دیا گیا۔ تاہم ممبر ممالک کو اس بات کی اجازت حاصل تھی کہ وہ مذہبی طبقات کو اسٹننگ سے استثنیٰ دے سکیں، لیکن بعد میں جانوروں کے تحفظ کی تنظیموں نے اقوام متحدہ سے اسٹننگ کو لازم قرار دلوایا۔ اب یورپی ممالک میں اسٹننگ اس حد تک لازم ہے کہ وہاں جو گوشت بھی درآمد کیا جائے گا، وہ اسٹننگ کے عمل سے گزرا ہوا ضرور ہے۔

اگر بات کی جائے بولٹ گن کی تو یہ طریقہ بڑے جانوروں کو بیہوش کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جب پستول کو جانور کے ماتھے پر رکھ کر دبایا جاتا ہے تو اس سے ایک سوئی نکل کر جانور کے ماتھے پر لگی ہے اور اتنی شدید چوٹ لگی ہے جس سے جانور بیہوش ہو جاتا ہے۔ اگر جانور کو 2 منٹ کے اندر اندر جانور کو ذبح نہ کیا تو جانور مر جاتا ہے۔

مشینی ذبیحہ فقہ الاسلامی کی روشنی میں لکھا ہے۔ برطانیہ کے ذبح خانوں میں مرغیوں کو ذبح کرنے کا عام مروجہ طریقہ یہ ہے کہ مرغیوں کو زندہ الٹے پاؤں ایک زنجیر پر لٹکا یا جاتا ہے زنجیر گول دائرہ کی شکل میں بجلی سے حرکت کرتی رہتی ہے۔ زندہ مرغی کی گردن زنجیر پر حرکت کرتے ہوئے اس پانی سے گزرتی ہے جس میں 60 وولٹ کا بجلی کا کرنٹ ہوتا ہے جس سے مرغی بے ہوش ہو جاتی ہے۔ پانی سے نکلتے ہی اسے ذبح کیا جاتا ہے ذبح کے وقت مرغی زندہ ہوتی ہے۔

جانور کو ذبح کرنے کے جو طریقے اختیار کیے جاتے ہیں وہ تین ہیں۔ (1) کیپٹو بولڈ گن اسٹننگ
(2) الیکٹریکل اسٹننگ، (3) گیس اسٹننگ

الیکٹریکل اسٹننگ کی بات کی جائے تو ابھی مرغی کا ذکر ہوا کہ اسے کس طرح ذبح کیا جاتا ہے جب کہ اب بھیڑ اور بکری کو ذبح کرنے کا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے اس کا طریقہ بھی الیکٹریکل اسٹننگ کا ہے اس میں ہیڈ فون کی طرح ایک لوہے کی سلاخ بکری کے دونوں کانوں پر لگا دیا جاتا ہے جس سے وہ بیہوش ہو جاتی ہے۔ اس کا بیہوشی کے عمل کے دوران اس کو ذبح کیا جاتا ہے اس دوران چمٹا بکری کے کانوں پر رکھا جاتا ہے۔ اس سلاخ کے رکھنے کا دورانیہ سات سکینڈ ہوتا ہے مگر اسٹننگ کے اس عمل سے بھی جانور ہوش میں آجاتا ہے اس عمل کے دوران بجلی کا کرنٹ 300 سے 400 ووٹ رکھا جاتا ہے۔

گیس اسٹننگ

یہ طریقہ اکثر خنزیر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جانور کو بیہوش کرنے کے لئے جانور کو ایسے کمرے سے گزارا جاتا ہے جس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ ہوتی ہے۔

مشینی ذبیحہ میں قابل ممنوعہ امور

جانور کو بیہوش کرنا

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ جانور کو بیہوش کیوں کیا جاتا ہے۔ آیا یہ عمل جائز ہیں یا نہیں۔ ان کا مقصد کیا ہے ؟ کیا جانور یا کسی جاندار کو ذبح کرنے میں تکلیف ہوتی ہے ؟ ان کے باطل زعم میں مقصد کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس سے جانور کو تکلیف کم ہوتی ہے۔ یعنی بیہوشی کی حالت میں کہ اس کے جانور کو ذبح کرنے میں اس کو تکلیف کم ہوتی ہے یہ ان کا جانوروں کو بیہوش کرنے کا مقصد یہ ہے۔

دوسرا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم با آسانی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں کیونکہ اس عمل سے جانور ہمارے قابو میں آجاتا ہے اور ہم با آسانی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں۔

پہلا مقصد جو ذکر کیا گیا اس کا جواب یہ ہے کہ جانور کو تکلیف نہیں ہوتی ہم اس مفروضے کو نہیں مانتے کیونکہ جانور کو بیہوش کرنا پھر اسے ذبح کرنا، یہ ذبح کرنے سے پہلے آپ اس کو تکلیف کو خود دے رہے ہیں کیونکہ یہ ظالمانہ طریقہ ہے سر پر شدید جھٹکا لگتا ہے خون کا بہاؤ رک جاتا ہے اور جانور اس طریقے سے گرتا ہے کہ اس کو شدید قسم کی چوٹیں لگتی ہیں حتیٰ کہ بعض دفعہ جانور کی ہڈیاں تک ٹوٹ جاتی ہیں۔

حدیث پاک میں جانور کو راحت پہنچانے کا حکم ہے جیسا کہ ارشاد ہے

''ان الله كتب الاحسان على كل شئى فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذ بحتم فاحسنو الذبح وليحدااحدكم شفرته فليرح ذبيحته''[19]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں حسن سلوک احسان کو فرض قرار دیا ہے اگر تم کسی کافر کو قتل کرو تو اچھے انداز میں قتل کرو اور اگر تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کر لو اور اپنے جانور کو راحت پہنچاؤ۔"

ڈاکٹر عبدالمجید چیئرمین اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن برطانیہ کی تحقیق میں اسٹنگ کے بعد جانور اکثر مر جاتا ہے کیونکہ وہ صدمہ برداشت نہیں کر پاتا۔

جانور کو جھٹکا دینا ایک قابل مذموم فعل ہے

اگر بات کی جائے اس چھری کی جو مشین پر گھوم رہی ہوتی ہے جس سے جانور کو ذبح کیا جاتا ہے وہ چھری اکثر اوقات مرغی کی گردن کی رگوں کو کاٹنے کے لئے کافی ہو جاتی ہے لیکن بعض اوقات مرغی کی گردن میں چھری تک پوری نہیں پہنچ پائی۔ اس کی وجہ سے یا تو بعض اوقات رگیں یا تو پوری نہیں کٹتی یا پھر کٹتی ہی نہیں۔

اور مشینی چھری کی بات کی جائے تو وجہ جو قابل اعتراض ہے وہ یہ کہ الگ الگ جانور پر تسمیہ پڑھنا اس پر صادق نہیں آتا کیونکہ مشینی چھری کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ اس سے وہ شرط نہیں پائی جاتی ہے کہ جو ہر جانور پر تسمیہ پڑھنا ہے۔

مشینی ذبیحہ میں تسمیہ پڑھنا جو کہ واجب سے یا تو بالکل ہی چھوٹ جاتا ہے یا ایسے طریقے سے سرانجام دے رہا ہوتا ہے جسکی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔ مثلا

1۔ یا تو تسمیہ کی ریکارڈنگ چلادی جائے گی۔

2۔ ایک شخص چھری کے پاس کھڑا ہے اور مسلسل تسمیہ پڑھتا ہے جو شخص مشین چلا کہ وہ ایک بار تسمیہ پڑھ لیا کرے۔

3۔ مشینوں کی شرعا اجازت شریعت میں نہیں ہے۔

فتاویٰ یورپ میں مفتی عبدالواجد صاحب لکھتے ہیں، ذبح شرعی سے پہلے جانوروں کو بذریعہ الیکٹرک شاک یا بذریعہ پستول یا کوئی وزنی چیز سر پر مار کر نیم بیہوش کر دینا انہیں عبث اذیت دینی اور تکلیف میں مبتلا کرنا ہے جو شرعاً جائز نہیں

"لاضرر ولا ضرار فی الاسلام" وہی بات ان یورپی ممالک میں جہاں جانور کو بیہوش کئے بغیر ذبح نہیں کیا جاسکتا تو اس صورت میں جانور اگر بیہوش یا نیم بیہوش ہو اور ذبح کے وقت اس کی زندگی کے آثار ظاہر ہوں تو بعد ذبح وہ

مسلمانوں کے لئے جائز و حلال ہے کیونکہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک صحت ذبح کے لئے مطلقاً حیات درکار ہے۔ اگرچہ خفیف سے خفیف تر ہو۔ ہدایہ میں ہے

"لو انه ذكاه حل اكله عندابى حنيفة رضى الله تعالىٰ عنه فيه حياة خفيفة او ربينة وعليه الفتوىٰ لقوله تعالىٰ الاماذ كيتم مطلقاً من غير فصل"[20]

فتاویٰ یورپ میں مفتی عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں، مشین کے اندر ذابح ہونے کی شرعی صلاحیت نہیں کہ نہ وہ مکلف ہے نہ تسمیہ جانے اور نہ ذبح کا شرعی طریقہ لہٰذا مشینی ذبیحہ مسلمانوں کے لئے مثل مردار ہے۔[21]

مزید لکھتے ہیں کہ جس شخص کو مشین کے قریب بسم اللہ پڑھنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے بغرض محال اسے ذابح قرار دیا جائے اور مشین کو معین ذابح یا اس کا عکس تو بھی مشینی ذبیحہ محض مردار ہے کیونکہ بسم اللہ کا پڑھنا یا کم از کم لفظ اللہ کا پکارنا ذابح اور معین ذابح دونوں پر لازم ہے۔ پھر اگر مشین اور ذابح دونوں ہی کو ذابح قرار دیا جائے تو دونوں ہی پر نصاً واجماعاً تسمیہ واجب ولازم ہو گا اور یہ روشن من الشمس ہے کہ مشین یا چھری یا بجلی رو بسم اللہ پڑھنے اور دین سماوی کا اہل ہونے کی کلیۃ صلاحیت ہی نہیں رکھتی ہے، لہٰذا اس صورت میں مشینی ذبیحہ حرام اور مردار اور محض بیکار رہے گا۔

اب مفتی صاحب سے ایک سوال ہوا اگر اِدھر کوئی شخص بسم اللہ پڑھ بھی رہا ہو اور اگر ایک جانور پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا حکم ہے۔؟

فتاویٰ یورپ میں مفتی عبدالواجد صاحب لکھتے ہیں،

اگر ہزار مرغیوں میں سے نو سو ناوے (999) مرغیوں پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا اور ایک مرغی پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا۔

پھر اس ایک مرغی کو جس پر وقت ذبح اللہ کا نام نہیں لیا 999 میں ملا دیا کہ اسکی پہچان باقی نہ رہی تو ہزار مرغیوں میں سے کوئی مرغی کھانے کے قابل نہ رہی۔ مذبح مذکورہ مرغیوں کے بکس پر ایک نہیں ہزار حلال کا لیبل لگا دیا جائے اس کا کھانا مسلمانوں کو حلال نہ ہو گا۔[22]

مفتی نظام الدین رضوی صاحب اپنی کتاب "مشینی ذبیحہ کا حکم" میں لکھتے ہیں، کھلی ہوئی بات ہے مشین صاحب عقل نہیں مسلم یا کتابی نہیں، بسم اللہ پڑھنے کی اہل نہیں اور اس میں قصد اور ارادہ بھی نہیں۔ اس لئے یہ ذبح ان تمام شرائط سے خالی ہے جو ذابح میں ضروری ہے لہٰذا باجماع آئمہ اربعہ کے نزدیک مشینی ذبیحہ حرام ہے۔[23]

خلاصہ بحث ذبح کے 4 ذرائع ہو سکتے ہیں:

سبب، سبب کا بنانے والا اس کی علت، اور علت کو سر انجام دینے والا۔

(1)اس میں یعنی مشینی ذبح میں ذبح کا سبب بٹن دبانا ہے۔

(2)اور سبب کا بنانے والا وہ ہے جو بٹن دبا رہا ہے۔

(3)اور اس مشین کا چلنا علت

(4)اور جو علت سر انجام دینے والا ہے وہ بجلی ہے۔

مشینی ذبیحہ کا حکم

جب یہ بات واضح ہو چکی ذبح کرنے کے طریقے میں ذابح حقیقت میں بجلی ہے تو پھر حقیقت ذبیحہ بھی واضح ہو گیا اور اس کا حکم بھی کہ وہ حرام اور مردار ہے۔ کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی بھی نہیں۔ ذبح کا قصد کرنے سے بھی وہ عاجز ہے اور وہ بسم اللہ بھی نہیں پڑھ سکی، بجلی اگرچہ طاقت رکھتی ہے توانائی رکھتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود عقل و شعور سے عاری ہے۔

مشینی ذبیحہ کے حرام ہونے کی وجہ سب سے پہلی تو یہ بات کہ وہ ذبیحہ مشین کا ذبیحہ ہے۔ آدمی کا نہیں ہے دوسری وجہ واضح ہے کہ وہ مسلمان یا کتابی ہو یہاں دونوں ہی شرائط مفقود ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ مذبح خانے سے گوشت لانے والا مسلمان ہو، کافر نہ ہو اگر غیر مسلم بھی ہو تو وہ مسلمان کی نظر سے اوجھل نہ ہوا ہو اگر لانے والے غیر مسلم ہو اور مسلمان کی نگاہ سے اوجھل ہو اس حیثیت سے بھی گوشت حرام ہے۔

مختلف وجوہ سے جانور کا حرام ہونا

ذابح باشعور ہو، بوقت ذبح خود بسم اللہ پڑھنے والا ہو اور خاص ذبح کا قصد کرے لیکن مشین میں یہ شرائط نہیں پائی جاتیں لہٰذا یہ جانور ذبح ہو کر بھی حرام ہوا۔ کیونکہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ[24]

اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے

مشینی ذبح میں جانور سر یا سینے سے کٹا ہو تو وہ مذبوح بھی نہیں ہوا۔ کیونکہ قرآن کریم کی لغت ''المفردات'' میں ہے۔

''والمیتة من الحیوان : مازال روحه بغیر تذکیة ''[25]

میتہ جانور وہ ہے جس کی روح بغیر ذبح کے نکل جائے۔

کیونکہ جانور کو بجلی کا شارٹ دینے کے بعد اس بات کی گارنٹی نہیں ہے کہ جانور زندہ رہے گا یا نہیں کیونکہ کچھ جانور کمزور ہوتے ہیں۔ اور وہ بجلی کا وولٹ شارٹ برداشت نہیں کرپاتے جس کا نتیجہ یہ نکلا جو کہ پہلے مفتی

عبد الواجد صاحب کے فتاویٰ یورپ میں واضح کر دیا گیا کہ اگر 999 مرغیاں بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیں اور ایک بغیر بسم اللہ کے ذبح کی اور وہ مرغی جو بسم اللہ سے ذبح ہوئی اور پھر ان مرغیوں میں ملا دی گئی جو بسم اللہ پڑھ کے ذبح کی گئیں تھی تو فرماتے ہیں سب کھانا حرام ٹھہرے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچازاد بھائی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

''کل مافا رقه الروح ممایذبح بغیر زکاۃ و میته-''[26]

جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی جانور بلا ذبح مر جائے تو وہی میتہ ہے۔

مشینی ذبیحہ کے گوشت کی بیع کا حکم

مشینی ذبیحہ میں تفصیل سے یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ اس کا گوشت مسلمان کے لئے حرام ہے۔ تو لہٰذا مسلمانوں کے ہاتھوں اس کی بیع بھی حرام ہو گی۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:

''وما المیتة والخمر والخنزیر فاجمع المسلمون علی تحریم بیع کل واحد منها قال القاضی ، تضمن هذه الاحادیث ان مالایحل اکله والا نتفاع به لایجوز بیعه ولا یحل اکله ثمنه ''[27]

مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ مردار اور شراب اور خنزیر کی بیع حرام ہے۔ امام قاضی عیاض الدین مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ احادیث اس امر کو شامل ہے کہ جس جانور کا کھانا اور اس سے فائدہ اٹھانا حلال نہیں اس کی بیع بھی جائز نہیں یوں ہی اس کا دام کھانا بھی جائز نہیں۔

مصنوعات کی بات کی جائے تو یہ بات بھی بادی النظر ہے کہ جن پیکٹوں پر صرف ''چربی'' لکھا ہوتا ہے اور یہ بھی پتہ نہیں کہ چربی مذبوح کی ہے یا غیر مذبوح کی تو ان کا کھانا حرام ہے۔

ان کا خارجی استعمال تو جائز ہے لیکن احتیاط بہتر ہے چربی میں اصل حرمت ہے اور اس کے حلال شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو مگر یہاں کسی بھی شرط کا وجود تحقیق سے معلوم نہیں۔

مشینی ذبیحہ کی ایک جائز صورت

مشینی ایسی ایجاد کی جائے کہ وہ بجلی کی قوت سے نہ چلے بلکہ انسان کی طاقت سے چلے اور انسان بسم اللہ ، اللہ اکبر پڑھ کر چاقو یا چھری یا بلیڈ چلائے اور شرعی تقاضوں کے مطابق اس کی رگیں کٹ جائیں تو اس سے سو، دو سو جتنے جانور ذبح ہوں کے حلال ہوں گے۔ یہ جب ہے کہ ایک آدمی چھری چلائے اور اگر مختلف آدمی چلائیں تو اگر

کوئی بسم اللہ پڑھے یا کسی پر بسم اللہ پڑھنا واجب وشرط ہے۔یعنی ایک چھری کے نیچے 10 نہیں آپ 20 جانور رکھ دیجیے لیکن اسے چلانے والا مسلمان ہو، بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے جائز ہے۔

خلاصہ بحث:۔

جب یہ بات واضح ہو چکی کہ ذبح کرنے والا انسان نہیں بلکہ مشین ہے انسان کو صرف بٹن پر ہاتھ رکھ کر اس کو چلا رہا ہے اور پھر یہ بات بھی واضح ہے کہ چلانے والا مسلمان یا کتابی بھی ہے یا نہیں ،رہی بات مشین کی تو مشین مسلمان یا کتابی تو نہیں ہے اور وہ بسم اللہ کا قصد بھی نہیں کرتی اور شرط جو ذابح کی ہے وہ عاقل ہونا ہے اور مشین عاقل نہیں ،اب پہلی وجہ جو ناجائز کی ہے وہ یہ کہ وہ مشین کا ذبیحہ ہے انسان کا نہیں،اور ایک بات جو واضح ہے وہ یہ کہ مذبح خانے سے گوشت مارکیٹ تک لانے تک مسلمان کی نظر سے او جھل نہ ہوا ہو اور اگر گوشت مسلمان کی نظر سے او جھل ہوا تو اس حیثیت سے بھی گوشت حرام ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] القرضاوی، یوسف، علامہ، اسلام میں حلال وحرام، دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، لاہور، ص34-

. Al'qardawī, Yūsuf, allāmā, halāl and harām in Islām, (dar ul ablāgh, Lāhore), page 34.

[2] المجددی، محمد عمیم الاحسان، مفتی، التعریفات الفقیھہ، دار لکتب العلمیہ، بیروت، ط از 2002، ص81-

Al'mujaddidi, Muhammad amim-ul-Ahsān, muftī, at; tare fat ul faqih, (dār ul kutub ilmiyā, Beirut), p ,81

[3] المائدہ 96:5

Al m'aida, verses no: 96

[4] الانعام 121:6

A, an;am verses no :121.

[5] رازی، محمد بن عمر، فخر الدین تفسیر کبیر، مرکز تحقیقات اسلامیہ، لاہور ج 11، ص 134

Rāzī, Muhammad bin umar, fakhr ud din, tafsir Kabeer, (tehqeeqāt e aslāmiya, Lahore), p81

[6] النحل 116:16

Al'nahal verses no: 116..

[7] الانعام 14:6

Al an 'am, verses no :14.

[8] سورہ یونس 59:10

Yūnus, verses no :59

[9] المائدہ 87:5

Al ma'aida verses no 81.

[10]التوبۃ9:31

At tauba, verses no :31.

[11]ترمذی، محمد بن عیسی، ابو عیسی، سنن ترمذی، دار لفکر بیروت، لبنان، الحدیث 3981، ص496

Tirmizī, Muhammad bin essa,abu essa ,sunan tirmizi,(dar ul fikr ,Beirūt),p 496

۔ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء، تفسیر القران العظیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1998، ج4، ص[12]409

Ibne kaseer, ismāil bin umar, abul fida, tafseer ul quran (dar ul kutub ilmiya ,Beirūt),p409.

[13]طبرانی، سلیمان بن احمد، ابو لقاسم، المعجم الکبیر للطبرانی، المکتبہ ابن تیمیہ، قاھرہ، المجلد:۹، الحدیث:8995، ص204

Tibrāni, Suleman bin ahmed, abul qsim ,alma'jam ul Kabeer ,(al maktaba ibne temiya ,qaira),p 204.

[14] صابونی، محمد علی، روائع البیان تفسیر الاحکام من القرآن، مکتبۃ غزالی، دمشق، 1980ء، ج71، ص467-

Sābonī, Muhammad ali ,rawai ul bayān tafseer ul ahkām mina al qurān ,(maktaba Ghazāli, Damascus, p467/7.

[15]المومنون23:51

Al mo'minoon, verses no :51.

[16]البقرۃ2:172

Al baqara, verses no :172.

[17]۔البقرۃ2:168

Al baqara, verses no :168.

[18]رضوی، نظام الدین، مفتی، مشینی ذبیحہ کا حکم، مکتبۃ برکات المدینہ 2001ء، ص30-31

Rizvī, nizam ud din, mufti,Māchin slaughter ,(barkāt ul madina ,p 30,31.

[19]۔ابن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد، ابی بکر، مصنف لابن ابی شیبہ، مکتبۃ الرشد، ریاض، الحدیث:27929، ج،5، ص455

Ibne abi shai'ba,Abdullah bin mihammad ,musannf e ibne abi s;aiba (al rushd , Riyadh),455/5.

[20]المرغینانی، علی بن ابو بکر، ابو الحسن، ھدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ج4، ص363-

Al mul ghinani ,Alī bin abu bakr ,abul hasan ,hidāyā ,(dar ul ihya altturas alrabi ,bierūt,p363/4.

[21] قادری، عبد الواجد، مفتی، فتاویٰ یورپ، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور 2006ء، ص472

Qadrī, abdul wājid, muftī, fatawa Europe, (shabbir brothers,Lahore),p 472.

[22] قادری، عبد الواجد، مفتی، فتاویٰ یورپ، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور 2006ء، ص478-

Qādrī,abdul wajid ,muftī ,fatāwa Europe ,(shabbir brothers,Lahore),p 478.

[23] مشینی ذبیحہ کا حکم مذاہب اربعہ کی روشنی میں، مکتبۃ برکات المدینہ، جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔ 2001ء، ص46-

. Ruling on machine slaughter in the light of the four religions, (barkāt ul madina ,karachī),p46.

[24]الانعام6:121

An; am verses no :121.

[25]اصفھانی، حسین بن محمد، ابو القاسم، المفردات فی غریب القرآن، ص477، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی، ص477

As fahanī, Hussain bin Muhammad, abul Qāssim, almufridat fi gharib ul quran (noor Muhammad karachi), p477.

[26]عبد اللہ ابن عباس، تفسیر ابن عباس، فرید بک اسٹال، لاہور، ج2، ص227۔

Abdullah bin abbās, tafseer e ibne abbas ,(fareed book ,lahore),p227/2

[27]نووی، یحیٰی بن شرف، علامہ، شرح مسلم شریف، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، 1375ھ، ج2، ص23۔

Navavī, yahyā bin sharf,allāma ,sharah muslim sharīf ,(noor Muhammad ,karachī ,p23/2